جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

میں ارشاد فرمائیں گے اس پر اعتماد کرونگا۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ لوگ کیا کہتے ہیں۔ حکم نے کہا۔ لوگ کہتے ہیں وہ دروغ گو تھے حضرتؑ نے فرمایا سبحان اللہ قسم بخدا میرے پدر عالی مقدار نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ مہر میری والدہ ماجدہ کا اس ہدیہ سے ادا کیا۔ جو مختارؓ نے بھیجا تھا۔ مختارؓ نے ہمارے مکانات شکستہ تعمیر کیئے۔ اور ہمارے قاتلوں کو قتل کر کے ہمارا خون طلب کیا۔ خدا مختارؓ پر اپنی رحمت نازل کرے۔ قسم بخدا میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی ہے کہ مختارؓ خدمت اہل بیت اطہار میں حاضر ہوتے اور لباس ان کو نذر کرتے اور احادیث ان سے اخذ کرتے تھے۔ خدا تمہارے پدر پر رحم کرے۔ کہ انہوں نے کوئی حق ہمارے حقوق سے کسی پر نہ چھوڑا مگر یہ اسے طلب کیا اور ہمارے خون کا بدلہ لیا۔ اور ہمارے قاتلوں کو قتل کیا۔ ایضاً بسند معتبر عمرؓ پسر زین العابدین نے روایت کی ہے کہ کہا جب عبید اللہ بن زیاد و عمر بن سعد لعین کے سرہائے نحس ہمارے پدر بزرگوار پاس لائے حضرتؑ نے سجدہ کیا اور فرمایا میں اس خدا کی حمد کرتا ہوں۔ جس نے ہمارا خون ہمارے دشمنوں سے طلب کیا۔ اور خدا مختارؓ کو جزائے خیر عطا کرے۔ ایضاً بسند صحیح جناب صادقؑ سے منقول ہے۔ کہ جب تک مختارؓ نے سرہائے قاتلان امام حسینؑ نہ بھیجے کسی عورت نے عورات ہاشمیہ سے اپنے بالوں میں کنگھی نہ کی اور خضاب نہ کیا۔ اور بالوں میں تیل نہ ڈالا۔ ایضاً۔ عمر بن حضرت امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے۔ کہ اول مختارؓ نے میرے پدر عالی مقدار کے لیئے بیس ہزار دینار بھیجے اور میرے پدر بزرگوار نے وہ دینار لے کر ان سے مکانات عقیل بن ابی طالب اور دیگر بنی ہاشم کے مکانات جو بنی امیہ نے مسمار کر ڈالے تھے تعمیر کیئے۔ اور جب مختارؓ نے مذہب باطل اختیار کیا۔ اسکے بعد پھر چالیس ہزار دینار پھر پدر بزرگوار پاس بھیجے مگر حضرتؑ نے قبول نہ فرمائے اور واپس کر دیئے۔ ایضاً بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے۔ کہ مختارؓ نے ایک عریضہ میرے پدر بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔ اور مع چند ہدایا و تحفہ عراق سے بخدمت آنحضرتؑ روانہ کیا۔ جب قاصدان مختارؓ در دولت حضرتؑ پر پہنچے۔ اجازت چاہی کہ حاضر ہوں۔ حضرتؑ نے کہلا بھیجا چلے جاؤ میں ہدیہ دروغ گویاں قبول نہیں کرتا۔ اور ان کا خط بھی نہیں پڑھتا۔ پھر ان قاصدوں نے عنوان خط مٹا ئے۔ اسکی جگہ لکھا۔ کہ یہ خط مہدیؑ محمد بن علیؑ کی خدمت میں پہنچے پس اسی طرح عنوان تبدیل کر کے محمد بن حنفیہ پاس لے گئے۔ اور انہوں نے ہدایا و تحفہ قبول کیئے اور مختارؓ کے خط کا جواب بھی لکھا۔

امیر مختارؓ سے ائمہ کی ناراضی کی وجہ اور محبت کے اسباب

قطب راوندی نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے دوستوں کا انتقام کسی ذریعہ سے لے بذریعہ بدترین خلق انتقام لیتا ہے اور جب چاہتا ہے خاص اپنی جانب سے انتقام لے اپنے دوستوں کی معرفت انتقام لیتا ہے۔ تحقیق کہ انتقام یحییٰ بن زکریا بخت نصر کے ہاتھ سے لیا۔ کہ وہ بدترین خلق خدا تھا۔ ابن ادریس نے بسند موثق جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب قیامت

برپا ہو گی جناب رسول خدا و جناب امیرؑ و امام حسنؑ و امام حسینؑ صراط سے گذریں گے اسوقت انکو تین مرتبہ جہنم میں سے ایک شخص آواز دیگا کہ یا رسول اللہؐ میری فریاد کو پہنچیے آنحضرتؐ جواب نہ دیں گے۔ پھر تین مرتبہ کہے گا۔ یا امیرالمؤمنین میری فریاد کو پہنچیے۔ حضرتؑ بھی جواب نہ دیں گے۔ پھر تین مرتبہ کہیگا۔ یا امام حسن مدد کیجیے۔ حضرت بھی جواب نہ دیں گے پھر تین مرتبہ آواز دے گا۔ یا امام حسینؑ میری فریاد رسی کیجئے۔ کہ میں نے آپ کے دشمنوں کو قتل کیلیے اس وقت جناب رسول خدا فرمائیں گے اے حسینؑ اس نے تم پر حجت تمام کی ہے۔ اس کی فریاد کو پہنچو۔ یہ سن کر امام حسینؑ مثل اس عقاب کے جو جھپٹ کر جانور کو دبوچ لے اسی طرح اس شخص کو جہنم میں سے نکال لیں گے۔ راوی نے کہا میں آپ پر سے فدا ہوں یا حضرت وہ کون شخص ہے حضرت نے فرمایا۔ وہ مختار ہے۔ راوی نے پوچھا۔ مختارؒ پر کیوں جہنم میں عذاب کرینگے۔ حالانکہ اس نے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ اگر اس کا دل شگافتہ کرتے۔ بتحقیق کہ اس کے دل میں سے کچھ محبت غیروں کی ظاہر ہوتی بحق اس خدا کے جس نے حضرت رسولؐ کو برسالت وراستی بھیجا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر جبرئیل ومیکائیل کے دل میں بھی اگر کچھ اغیار ہو بیشک خدا ان کو منہ کے بل آتش دوزخ میں ڈال دے بعض کتب معتبرہ میں روایت کی ہے کہ امام زین العابدینؑ کیلئے مختارؒ نے ایک لاکھ درہم بھیجے حضرت چاہتے تھے قبول نہ کریں۔ اور خوف بھی تھا۔ کہ مبادا واپس دینے سے مختارؒ کچھ ضرر رسانی کرے لہذا حضرت نے اس مال کو اسی طرح گھر میں رہنے دیا جب مختار قتل ہوا۔ حضرت نے حقیقت حال عبدالملک کو لکھی کہ یہ مال تمہارا حق ہے۔ تم کو گوارا ہو اور حضرت مختارؒ پر لعنت فرماتے تھے کہ خدا پر افترا باندھتا تھا اور دعوی کرتا تھا کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے مولف فرماتے تھے کہ احادیث دربارۂ مختارؒ مختلف وارد ہوئی ہیں جیسا کہ معلوم ہو چکا۔ اور درمیان علمائے امامیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اختلاف ہے ایک جماعت علماء مختارؒ کو اچھا جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام زین العابدینؑ خروج مختارؒ سے راضی تھے اور بظاہر خوف مخالفین سے بیزار تھے اور رضامندی بیان نہ کرتے تھے۔ مختارؒ نے طلب خون امام حسینؑ کے لئے خروج کیا اور دعوی امامت وخلافت اپنے اور کسی دوسرے کیلئے بھی نہ کیا۔ اور بعض علماء کا اعتقاد یہ ہے کہ مختارؒ کی غرض ریاست و بادشاہی تھی اور اس امر خاص کو اس کا وسیلہ قرار دیا تھا پہلے متوسل بامام زین العابدینؑ ہوا اور چونکہ آنحضرت خداوند عالم کی جانب سے مامور بخروج مختارؒ نہ تھے اور نیت فاسد مختارؒ سے واقف تھے حضرت نے التماس مختار کی قبول نہ کی پھر مختارؒ محمد بن حنفیہ سے متوسل ہوا اور لوگوں کو ان کی طرف سے دعوت کرتا تھا۔ اور انہیں مہدی قرار دیتا تھا۔ اور مذہب کیسانیہ اس سے لوگوں میں ظاہر ہوا ہی نہیں بلکہ شائع ہوا اور مذہب کیسانیہ محمد بن حنفیہ کو اپنا امام آخر جانتے ہیں اور کہتے ہیں زندہ ہیں مگر غائب ہو گئے ہیں اور زمانہ آخر میں ظاہر ہوں گے لیکن الحمد اللہ کہ مذہب کیسانیہ برطرف ہو گیا۔ اور کوئی اس میں سے باقی نہ رہا۔ اور ان کو کیسانی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ لوگ اصحاب مختارؒ اور خود

مختار کو بھی کیسان کہتے تھے۔ اسلئے کہ جناب امیرؑ نے موافق بعض روایات کیسانیہ مختارؒ کو بلفظ کیس خطاب کیا۔ یا اس اعتبار سے کہ مختارؒ کے لشکر کا سردار اور مشیر کار و مدبر ابو عمرہ تھا۔ اور اسی کا نام کیسان تھا۔ مگر چونکہ جو کچھ جمع بین الاخبار سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ مختارؒ کے خروج کرنے سے نیتؒ صحیح نہ تھی دروغ گویوں اور پاگلوں کو مختارؒ نے وسیلہ ترویج امور دین قرار دیا تھا۔ لیکن چونکہ کارہائے خیر عظیم اس کے وسیلہ سے جاری اور ظاہر ہوئے۔ اسکی نجات کی امید ہے اور معترض نہ ہونا حالات سے ایسے لوگوں کے بہتر ہے۔

فصل بائیسویں بیان معجزات وغرائب قبر امام حسین علیہ السلام

حکایت ابوبکر بن عیاش

شیخ طوسیؒ نے یحیٰی بن عبد الحمید حمانی سے روایت کی ہے۔ کہ کہا ایام حکومت موسیٰؒ بن عیسیٰؒ ہاشمی ہم نے اپنی منزلت سے جانب کوفہ کوچ کیا ناگاہ ابوبکر بن عیاش اُلاغ پر سوار مجھ سے دوچار ہوئے اور کہا۔ آؤ اس شخص پاس چلیں میں نہ سمجھا انکا مطلب کیا ہے۔ مگر چونکہ میں ان کو بڑا جلیل القدر جانتا تھا۔ اس وجہ سے میں نے ان سے نہ پوچھا۔ اور انکے ہمرکاب روانہ ہوا۔ جب ابوبکر بن عیاش دروازہ عبد اللہ بن حازم پر پہنچے۔ مجھ سے ملتفت ہوئے اور کہا اے پسر حمانی میں نے تم کو اس سبب سے زحمت دی اور اپنے ہمراہ لیا کہ تم سنو میں اس طاغی ملعون سے کیا کہتا ہوں میں نے کہا ایہا الشیخ کس کو آپ فرماتے ہیں انہوں نے کہا۔ اس فاجر کافر موسیٰ بن عیسیٰ حاکم کوفہ کو کہتا ہوں۔ میں نے یہ سن کر میں ان کے عقب میں روانہ ہوا۔ یہانتک کہ دروازہ موسیٰ بن عیسیٰ تک پہنچے۔ قاعدہ یہ تھا کہ پیادہ ہو کے لوگ اندر جاتے تھے۔ مگر ابوبکر بن عیاش الاغ سے نہ اترے اور چاہا سوار داخل ہوں۔ دربان نے چاہا۔ قریب آ کے منع کرے جب ان کو پہچانا۔ منع نہ کر سکا۔ پس ابوبکر بن عیاش اُلاغ پر سوار ایک پیراہن پہنے بند ہائے پیراہن کھولے اندر مکان کے داخل ہوگئے۔ اور مجھے آواز دی۔ اے پسر حمانی چلے آؤ۔ دربان نے مجھے منع کیا۔ ابوبکر بن عیاش نے اسے للکارا کہ اے ملعون میرے رفیق کو کیوں منع کرتا ہے پس میں بھی ان کے عقب روانہ ہوا۔ اور وہ اسی طرح سوار مکان موسیٰ تک پہنچے اسوقت موسیٰ صدر مجلس میں بیٹھا تھا۔ اور دو طرفہ ملازمین مسلح کھڑے تھے جب موسیٰ نے ابوبکر کو دیکھا مرحبا کہا اور اپنے قریب بٹھایا مجھے نگہبانوں نے نہ جانے دیا۔ پھر

۱؎ حضرت امیر مختار صحیح العقیدہ شیعہ تھے انہوں نے نہ دعویٰ امامت کیا اور نہ مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کا خروج ذاتی اقتدار کیلئے نہیں تھا بلکہ قاتلان حسینؑ کے خلاف تھا اور اس نے ایک ایک شامی کو جو کربلا میں موجود تھا قتل کیا امام زین العابدین فعل مختار سے راضی تھے جو روایات مختار کے خلاف ہیں وہ سب بنی امیہ کی بنائی ہوئی روایات ہیں آج جو لوگ مختار کے متعلق اچھا العقیدہ اور خیال نہیں رکھتے وہی بنی امیہ کی شراب کا اثر ہے جو مختار کے خلاف تیار کر کے لوگوں کو پلائی گئی (کوثر جعفری)